حکومتِ اسلامی



حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ

حکومت اسلامی

حصہ اول

و

حصہ دوم

از

مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ
الامام السید روح اللہ الخمینی

ناشر:
کتاب مرکز
شمالی ناظم آباد۔ کراچی

الامر سب پر نافذ ہیں۔ وہ قاضی و والی کو معین کر سکتا ہے، معزول کر سکتا ہے۔ یہی ولایت جو رسولِ خداؐ اور ائمہؑ کو تشکیلِ حکومت کیلئے ہے، فقیہِ عادل کیلئے بھی ہے۔ لیکن فقہا اس معنی سے "ولیِ مطلق" نہیں ہیں کہ اپنے زمانے کے تمام فقہاء پر ولایت رکھتے ہوں اور دوسرے فقہا کو عزل و نصب کر سکتے ہوں (یہ حق فقیہِ عادل کو نہیں ہے) یہاں مراتب و درجات نہیں ہیں کہ ایک بالاتر مرتبہ پر فائز ہے اور دوسرا پست ترین مرتبہ پر فائز ہے۔ ایک والی ہے دوسرا والی تر ہے۔

اس وضاحت کے بعد فقہاء پر لازم ہے کہ اجتماعاً یا انفراداً سرحدوں کی حفاظت حدود کے اجراء کے لئے شرعی حکومت کی تشکیل کریں۔ اگر کسی کے لئے ایسا کرنا ممکن ہو تو اس پر واجب عینی ہے ورنہ واجب کفائی ہے۔ عدمِ امکان کی صورت میں ولایت ساقط نہیں ہوتی کیونکہ یہ حضرات خدا کی طرف سے منصوب ہیں۔ اگر زکاۃ، خمس، خراج و دیگر مالیات کو لے کر مسلمانوں کے مفاد میں صرف کر سکتے ہوں تو ایسا کرنا چاہیئے حتیٰ کہ حد بھی جاری کرنی چاہیئے ایسا نہیں کہ اگر ابھی حکومتِ عمومی کی تشکیل نہیں کر سکتے تو کنارے ہو جائیں بلکہ مسلمان جن امور کے محتاج ہیں اور حکومتِ اسلامی اس کی عہدہ دار ہے اسکے لئے فقہاء جتنا بھی کر سکتے ہوں اتنا انجام دینا چاہیئے۔

ولایتِ تکوینی

امام کے لئے ولایت و حکومت کے اثبات کا لازمہ نہیں ہے کہ امامؑ مقامِ معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امامؑ کے لئے حکومت سے قطع نظر مقامِ معنوی بھی ہے جس کو زبانِ ائمہ میں کبھی خلافتِ کلّی الٰہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے لئے خلافتِ تکوینی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرّہ ان کا تابع فرمان ہے۔ ہمارے ضروریاتِ مذہب میں ہے

بات داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقامِ معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملکِ مقرب یا نبیِ مرسل ہو۔ وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنابر روایات حضورِ اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ اس عالم سے پہلے خلقِ عرش میں بصورتِ انوار تھے۔ یہ حضرات انعقادِ نطفہ اور طینت میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو الّا ماشاء اللہ ہیں چنانچہ حدیثِ معراج میں جبرئیل کہتے "لو دنوت انملۃ لاحترقت" ایک انگل بھی آگے بڑھ آؤں تو جل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں "ان لنا مع اللہ حالات لا یسعھا ملک مقرب ولا نبی مرسل۔" خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملکِ مقرب اور نبیِ مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مذہب کے اصول کا جزو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت و ولایت سے پہلے وہ مقاماتِ معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ نیز یہ مقاماتِ معنوی حضرت زہراؑ کے لئے بھی ہیں حالانکہ وہ معصومہؑ نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ مقامات حکومت سے علیحدہ چیز ہیں۔ اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہراؑ قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارے اوپر معنوی برتری نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے "النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم" تو اس نے حضرتؐ کیلئے ایک ایسی بات کہی جو مومنین پر حکومت و ولایت سے بالاتر ہے۔ سرِدست ہم اس موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ رسولؐ اور ائمہؑ کی جنس و فصل انسان کی جنس و فصل سے الگ ہے۔ (مترجم)

بلند مقاصد کے حصول کیلئے حکومت ذریعہ و وسیلہ ہے

حکومت میں عہدہ دار ہونا ذاتی طور پر کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ بلکہ اجرائے